مَرکزُ الاِقتِصادِ الاِسلامی
Islamic Economics Centre
دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
www.iecdawateislami.com

ادھار مال خریدنے کے ذریعے شرکت کا ایک ناجائز طریقہ

ریفرنس نمبر:IEC-742 تاریخ:28-11-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اپنے جاننے والے دکاندار سے ادھار پر پرفیوم خریدوں گا، اور اس پرفیوم کا نفع و نقصان بھی میرا ہی ہوگا۔ ادھار پر پرفیوم خریدنے کے بعد ان پرفیوم کا دوکاندار سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ البتہ ادھار قیمت طے کرنے کا طریقہ دو حصوں پر مشتمل ہوگا:

پہلا حصہ: جس قیمت پر وہ پرفیوم دوکاندار کو پڑا ہے، اس پر مارکیٹ سے کم نفع رکھ کر مجھے دے گا۔ مثال کے طور پر اگر وہ پرفیوم دکاندار کو ایک لاکھ کا پڑا ہے تو وہ مجھے ایک لاکھ پانچ ہزار میں دے گا حالانکہ اس کی مارکیٹ پرائس ایک لاکھ پچیس ہزار بنتی ہے۔

دوسرا حصہ: میں آگے جس ریٹ پر وہ پرفیوم بیچوں گا، اس کے آدھے نفع کو بھی ثمن میں شامل کیا جائے گا۔ یعنی جب پرفیوم بک جائے گا تو دوکاندار کو قیمتِ خرید پلس پروفٹ اور میں نے جس ریٹ پر بیچا اس کا آدھا نفع بھی دینا ہوگا۔ تو کیا اس طرح ادھار پر پرفیوم خریدنا شرعاً جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کیا گیا طریقہ کار نہ تو پارٹنرشپ کے اصولوں کے مطابق ہے اور نہ ہی خرید و فروخت کے، لہٰذا اس طرح کام کرنا شرعاً جائز نہیں۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اس طریقہ کار کو خرید و فروخت کے طور پر مانیں تو خرید و فروخت میں ثمن کا اس طرح معلوم ہونا ضروری ہے کہ عاقدین کے درمیان جھگڑا پیدا نہ ہو۔ جبکہ صورتِ مسئولہ میں پرفیوم کا ثمن مجہول ہے، کیونکہ آگے جس ریٹ پر آپ بیچیں گے، اس کا ہونے والا آدھا نفع کتنا ہوگا؟ یہ مجہول ہے، اور ثمن کا مجہول ہونا بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔ لہٰذا آپ کا یوں ادھار سامان خریدنا، جائز نہیں۔ اور اگر

اس طریقہ کار کو مضاربت مانیں تو مضاربت کی بنیادی شرائط میں سے راس المال کا نقدی ہوناضروری ہے ورنہ مضاربت فاسد ہو جاتی ہے اور چونکہ پوچھی گئی صورت میں راس المال نقد نہیں بلکہ سامان یعنی پرفیوم ہیں، لہذا یہ مضاربت فاسد ہو گی۔

ثمن کی جہالت جوازِ عقد کو مانع ہے چنانچہ اس کے متعلق شرح زیادت میں ہے:"جهالة المبيع أو الثمن تمنع جواز العقد؛ لمكان الإفضاء إلى المنازعة" ترجمہ: مبیع اور ثمن کی جہالت عقد کے جائز ہونے سے مانع ہے کیونکہ یہ جھگڑے کی طرف لے جانے والی ہوتی ہے۔

(شرح الزیادات، جلد03، صفحہ999، مطبوعہ بیروت)

درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:"فإن الجهل بالثمن مؤد إلى النزاع فإذا كان الثمن مجهولا فالبيع فاسد.... إذا قال إنسان لآخر: بعتك هذا المال برأس ماله أو بقيمته الحقيقية أو بالقيمة التي يقدرها المخمنون أو بالثمن الذي شرى به فلان فإذا لم تقدر القيمة ويعين ثمن المبيع في المجلس فالبيع فاسد" ترجمہ: ثمن کی جہالت نزاع کی جانب لے جاتی ہے، لہٰذا جب ثمن مجہول ہو تو بیع فاسد ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے: میں نے یہ مال تمہیں اس کے رئس المال پر بیچا، یا اس کی حقیقی قیمت پر بیچا یا اس قیمت پر جو ماہرینِ تخمینہ لگائیں گے یا اُس قیمت پر بیچا جس پر فلاں نے خریدا تھا تو جب تک قیمت طے کر کے ثمنِ مبیع کو مجلسِ عقد ہی میں متعین نہ کر لیا جائے، بیع فاسد ہو گی۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد01، صفحہ218، مطبوعہ دار عالم الکتب ریاض، ملتقطاً)

بہار شریعت میں ہے:"مبیع و ثمن دونوں اس طرح معلوم ہوں کہ نزاع (جھگڑا) پیدا نہ ہو سکے، اگر مجہول ہوں کہ نزاع ہو سکتی ہو، تو بیع صحیح نہیں، مثلاً: اس ریوڑ میں سے ایک بکری بیچی یا اس چیز کو واجبی دام پر بیچا یا اس قیمت پر بیچا جو فلاں شخص بتائے۔

(بہارِ شریعت، جلد2، صفحہ617، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مالِ مضاربت کا نقدی ہونا ضروری ہے، سامان میں مضاربت صحیح نہیں جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:

"(منها) أن يكون رأس المال من الدراهم أو الدنانير عند عامة العلماء فلا تجوز المضاربة بالعروض"

ترجمہ: یعنی مضاربت کی شرائط میں سے ایک شرط راس المال کا اَز قبیلِ دراہم ودنانیر ہونا ہے عامۃ العلماء کے نزدیک لہٰذا سامان کے ذریعے مضاربت جائز نہیں۔

(بدائع الصنائع، جلد6، صفحہ82، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کمال الدرایہ میں ہے: "فإن قال خذ عبدی هذا أو عروضی هذا مضاربة بالنصف على أن رأس مالي قيمته فالمضاربة فاسدة" یعنی: اگر کہا کہ میرا یہ غلام لو یا یہ سامان لو آدھے نفع کے بدلے مضاربت پر۔ اس شرط پر کہ میرا راس المال اس کی قیمت ہوگی، تو اس صورت میں مضاربت فاسد ہے۔

(کمال الدرایۃ، جلد8، صفحہ321، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہارِ شریعت میں مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مضاربت کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"راس المال از قبیل ثمن ہو، عروض کے قسم سے ہو تو مضاربت صحیح نہیں۔"

(بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ1، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جائز صورت:

اس کا حل یہ ہو سکتا ہے کہ آپ وہ پرفیوم دکاندار سے ایک معینہ رقم کے بدلے مقررہ مدت کے ادھار پر خرید لیں مثال کے طور پر وہ پرفیوم کا مال پانچ لاکھ کا دکاندار کو پڑا ہے تو آپ مثلاً ساڑھے پانچ لاکھ میں ایک ماہ یا طے شدہ مدت کے ادھار پر خرید لیں تو اس طرح ادھار پر خرید و فروخت کرنا، جائز ہوگا، جبکہ بیع کی دیگر شرائط کی رعایت رکھی گئی ہو۔ دکاندار کو صرف مال کی قیمت ادا کریں، آپ کو نفع ہو یا نقصان اس کا دکاندار سے کوئی تعلق نہ ہو۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

06جمادی الاخریٰ1447ھ/28نومبر2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com